یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

## قواعد و ضوابط:

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔ جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

# اخبار اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث کیا ہے

نمبر ۳۶ جلد ۱۲

## شرح قیمت اخبار

| | |
|---|---|
| والیان ریاست سے سالانہ | عہ ر |
| روساء و جاگیرداران سے " | للعہ ر |
| عام خریداران سے " | ۵ عہ |
| " ششماہی | ۲ عہ ر |
| ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس | |
| " ششماہی ۳ شلنگ | |

## اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۲۵ شعبان ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۹ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

## فہرست مضامین



## جبل پور کا مباحثہ

اور

## مسافر کا افتراء

نمبر ۳

یہ بات بالکل منقح اور صاف ہو گئی ہے کہ مسافر اپنے بیانات میں بے نظیر صادق ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ مذہبی اخبار کے ایڈیٹر اتنا جھوٹ بولیں گے تو پولیٹکل کیا کچھ نہ کرینگے۔ آریہ اخبار **پرکاش** کو بھی مسافر کی دروغ گوئی کی شکایت ہے[۱] جبلپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر نے اپنے ناظرین اور دیگر ہمعصر آریہ اخباروں کو اس قدر دھوکے دئے ہیں کہ الامان۔ آریہ اخباروں کے ایڈیٹر جو بعض مسافر کی رپورٹ پر سماج کی فتح کے گیت گاتے ہیں حاضر جلسہ ہوتے تو گویہ کیسے ہی متعصب ہیں تاہم ان کی یہ رائے نہ ہوتی۔ آج ہم انہی اخباروں (پرکاش۔ آریہ گزٹ۔ آریہ وغیرہ) کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ مکرر مسافر کی رپورٹ کو غور سے پڑھیں اور نتیجہ نکالیں کہ فتح کس کی ہوئی۔

دوسرے روز مباحثہ میں مضمون بحث تھا "عالمگیر مذہب کون ہے ویدک دھرم یا اسلام" میں نے کہا تھا کہ عالمگیر مذہب کے معنے یہ ہیں کہ اس کی تعلیم پھیلنے سے دنیا کا نظام نہ بگڑے۔ آریہ مناظر نے حسب عادت جب ادہر ادہر کی کہیں تو میں نے ایک دفعہ اٹھکر صرف یہ پوچھا کہ عالمگیر مذہب کے معنے جو میں نے کئے ہیں صحیح ہیں یا غلط ہاں یا نہ سے جواب دو۔ آریہ مناظر نے اپنے مشیروں سے پوچھکر یہ جواب "ہاں" میں دیا۔ تو میں نے سوال اٹھایا کہ آج اگر ساری دنیا میں آریہ دھرم پھیل جائے اور ایک سو سال تک ایسا ہی رہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جتنے انسان اس وقت سے سو سال تک ہونگے ان میں سے کوئی بھی حیوانوں

---

[۱] پرکاش مورخہ ۲۷ جون صفحہ ۱۹ کالم ۳

میں نہ جائے گا۔ اور جتنے بسران ہونگے وہ اپنی اپنی سزا بھگت کر انسانوں میں آ جائینگے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اُس وقت کے انسانوں کو دودھ کے لئے گائے بھینس بکری رہے گی نہ سواری کے لئے گھوڑا ہاتھی اونٹ نہ شہد کے لئے مکھی بلکہ حسب تعلیم ویدک دھرم چونکہ نباتات میں بھی روح جاتی ہے جو انسانی قالب میں بداعمالی کی مرتکب ہوتی ہے اس لئے نباتات بھی نہ ہونگی اُس وقت ان بھگتوں کی کیا حالت ہوگی توبہ ہی بھلی۔ یہ نتیجہ اُن کو کس چیز کا ملا۔ اس چیز کا کہ ویدک دھرم دنیا میں عالمگیر ہوگیا۔ اس کے جواب میں آریہ مناظر کی جو حالت ہوئی ہم اپنے لفظوں میں نہیں لکھتے بلکہ مسافر ہی کے لفظوں کو نقل کرتے ہیں۔ اور اُن آریہ اڈیٹروں کے دکھانے کو نقل کرتے ہیں جنہوں نے محض مذہبی تعصب سے مسافر کی فتح کے نقارے بجائے وہ ہمیں مسافر کی عبارت سے اس سوال کا جواب بتلادیں۔ غور سے پڑھئے مسافر لکھتا ہے:-

**دوسرے دن کا مباحثہ** | آج کا مباحثہ اس مضمون پر تھا کہ ویدک دھرم عالمگیر ہے یا اسلام مولوی صاحب نے کھڑے ہوتے ہی وہی اپنا دقیانوسی اعتراض کیا کہ ویدک دھرم لوگوں کو گناہ کرنا سکھلاتا ہے کیونکہ اُس کی تعلیم یہ ہے کہ سب جیو نیک عمل کر گزریں تو دنیا میں جانور نہ رہیں۔ اونٹ گھوڑا ہاتھی چیونٹی مکھی بھنگے نہ ملیں پھر انسان اپنا کام کیسے چلائے۔ پنڈت دھرم بھکشو جی نے اپنی باری میں اس سوال کا معقول جواب دیتے ہوئے قرآنی آیات پیش کرکے پہلی بات تو یہ بتلائی کہ قرآنی خدا جب خود کہتا ہے کہ قرآن صرف مکہ اور اس کے گردونواح کے لوگوں کیلئے ہے تو دعویٰ سست د گواہ چست کے مقولہ کے مطابق مولوی صاحب اسلام کو کس طرح عالمگیر کہتے ہیں۔ دوسری بات آیات قرآنی پیش کرکے یہ بتلائی کہ جب خدا خود قرآن میں کہتا ہے کہ میں نے ہی کافروں کو گمراہ کیا ہوا ہے اور اُن کے دلوں پر گمراہی کے پردے ڈالے ہوئے ہیں تو قرآن تمام دنیا کی بہبودی کس طرح کرسکتا ہے۔ تیسری بات یہ کہی کہ قرآنی خدا قرآن میں لوگوں کو گمراہ کرنے کا صرف زبانی ہی دعوہ نہیں کرتا بلکہ اس نے ایسا کرنے کی عملاً کوشش بھی کی ہے یعنے زمین کو ساکن بتلایا ہے۔ سورج کو کیچڑ کے گڑھے میں ڈوبنے والا بیان کیا ہے۔ خلا کو سات آسمان بتلایا ہے۔ اور آسمانوں کی کھال تک کھینچے جانے کا ذکر کیا ہے غرضکہ ہدایت ہی گمراہ کرنیوالی تعلیم دی گئی ہے۔ اپنے اس دعوے کو پنڈت جی نے آیات قرآن پیش کرکے مدلل کیا۔ ان زبردست اعتراضات کو سنکر مولوی صاحب ایسے جواب باختہ ہوئے کہ کچھ کیفیت نہ پوچھئے بڑا لطف آیا۔ آج بھی مولوی صاحب کل ہی والے دلدل میں پھنس گئے یعنی نہ تو بجز اس نامعقول اعتراض کی رٹ لگانے کے کوئی معقول اعتراض ہی پیش کرسکے اور نہ کسی اعتراض کا جواب ہی دے سکے اور ایسی ایسی بے تکی باتیں کہکر وقت گزارتے کہ اگر آج میرے مقابلہ پر پنڈت بھوجدت جی صاحب ہوتے تو مباحثہ میں کچھ لطف بھی آتا۔ اور کچھ علم کے جوہر بھی کھلتے۔ مگر اب میں کیا جواب دوں پریزیڈنٹ کی گھنٹی مجھے جواب دینے سے منع کرتی ہے ورنہ آپ دیکھتے کہ میں کیسے جواب دیتا۔ غرضیکہ ڈیڑھ گھنٹہ بحث رہی مگر مولوی صاحب ایک سوال کے جواب دینے کی کوشش تک کا حوصلہ نہ کرسکے۔ اتنے ہی میں آج پھر بلی کے بھاگ چھینکا ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے بارش آئی کہ پریزیڈنٹ کو قبل از وقت ہی جلسہ برخاست کرنا پڑا۔ آج آریہ سماج کی فتح دوگنی شان میں نمودار ہوئی۔ اور تمام غیر مسلم سامعین کے دلوں پر پنڈت دھرم ویر کی لیاقت اور ویدک دھرم کی عظمت کا سکہ بیٹھ گیا اور شہر میں یہ مشہور ہوگیا کہ پنڈت دھرم ویر در اصل مولوی ثناء اللہ کے چچا زاد بھائی ہیں پنڈت بھوجدت جی نے آپ کو شدھ کرکے اپنے پاس رکھ چھوڑا ہے اور چونکہ جسم کے مسلمان ہیں اس لئے عربی میں مولوی صاحب کا قافیہ تنگ کئے ہوئے ہیں۔ (مسافر ۱۱ مئی)

**اہلحدیث** | آریہ مترو! پہلے اپنے چوتھے اصول کو یاد کرو جو یہ ہے:-

سچ کے ماننے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے (ہاتھی کے دانت)

اس اصول کو مدنظر رکھکر مہربانی کرکے ہمیں مسافر کی اس تحریر سے دکھا دیجئے کہ آریہ مناظر نے ہمارے سوال کا جواب کیا دیا ہے بائیں

پنڈت جی نے اپنی باری میں اس سوال کا معقول جواب دیتے ہوئے قرآنی آیات پیش کرکے پہلی بات یہ بتلائی

ہمیں تو یہ بتلاؤ کہ وہ معقول جواب کیا تھا جس سے یہ سوال اُٹھ گیا اور قرآن پر بھی اسی وزن کا اعتراض قائم ہوگیا۔ **پرکاش** اور آریہ گزٹ کے اڈیٹر **صاحبان**: میں اس وقت آپ دونوں کو چیف کورٹ پنجاب کا جج فرض کئے لیتا ہوں اور مسل مقدمہ پیش کرکے بحیثیت جج پوچھتا ہوں کہ مسل میں یہ لکھا ہے کہ معقول جواب دیتے ہوئے قرآن پر سوال اعتراض ہوں۔ وہ معقول جواب مسل میں کہاں ہے؟ جس پر سارا مدار کار ہے مجھے یقین ہے کہ اڈیٹر صاحبان گو اپنے دھرم کے کیسے ہی پکشپات (تعصب) رکھنے والے ہیں مگر میرے سوال کا زبردست پہلو اُن کو بھی مجبور کریگا کہ مسافر پر صریح ڈگری کیجاوے بلکہ بجرم کذب بیانی اور پبلک دھوکہ دہی کچھ دوسری سزا بھی ملے:

**ناظرین** یہ ہے وہ چالبازی جس سے مسافر اپنے ناظرین کی آنکھوں میں **دھول نہیں کنکر** ڈالتا ہے۔ اور جب وہ بیچارے بھولے بھالے اپنی آنکھوں کو ملتے ہیں تو (بہانہ قیمت اخبار) پیچھے سے اُنکی جیبیں کتر لیتا ہے

ہاں آپ کا فرمانا بجا ہے:-

مولوی صاحب ایک سوال کے جواب دینے کی کوشش تک حوصلہ نہ کرسکے:

بہت خوب!

مہاشہ جی! آپ کا سوال تھا قرآن صرف مکہ والوں کے لئے ہے۔ چنانچہ آپ نے اس عبارت میں خود ہی نقل کیا ہے۔ دھرم سے کہنا اس کا جواب دیا تھا یا نہیں؟ بھولے ہو تو سنو شائد یاد آجائے میں نے کئی ایک آیتیں پڑھی تھیں ایک یہ

مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ

(ہم (خدا) نے تجھکو اے نبی سب لوگوں کیلئے رسول بنایا ہے)

دوسری آیت تھی:۔

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (بابرکت خدا نے اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن اتارا ہے تاکہ وہ تمام جہان کے لوگوں کو سمجھا دے)

یہ بھی کہا تھا یا نہیں کہ قرآن مجید کی تعریف ہے:۔

هُدًى لِّلنَّاسِ (سب لوگوں کیلئے ہدایت)

پنڈت جی! اہری سبھا کے پیچ میں جو کتھا ہوئی۔ اور اتر پرشن ہوئے ان کو چھپانا۔ کہو جی کون دھرم ہے! باقی یہ تو ہم کہہ چکے ہیں کہ جو سوال بے تعلق ہوتا تھا بڑے قابل بیرسٹر کی طرح ہم اسکو لغو جان کر چھوڑتے بلکہ سنتے بھی نہ تھے اور اس بات کا ہمکو اخفا بھی نہیں فخر ہے کہ ہم لغو گو نہیں۔ یہ وجہ نہیں کہ وہ سوال لاجواب ہوتے تھے بلکہ یہ وجہ تھی کہ چونکہ ہم اپنے وسیع تجربے سے جانتے ہیں کہ جونہی تمہارے لغو سوالوں کے پیچھے پڑے تمہارا کام بنا۔ تم لوگ اصل مضمون کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی ہانکنے لگجایا کرتے ہو۔ اس لئے ہمارا اصول اور مضبوط اصول ہے کہ ہم اصل سوال کو نہیں چھوڑتے اور زبان حال اور قال سے کہے جاتے ہیں ؎

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن بر آید

مگر تم یہ تو بتلاؤ کہ تمنے جو ہمارا سوال خود ہی نقل کیا ہے۔ اس منقول عبارت میں تمہاری طرف سے معقول جواب کیا ملا۔ آہ کیا سچ ہے:۔

؎

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

رہ رہ کر ہمیں آریوں کی ہوشیاری اور دوراندیشی کی داد دینی پڑتی ہے جنہوں نے تحریری مباحثہ سے سخت انکار کر کے اپنی کمزوری کو چھپایا اور پبلک کو دھوکہ دیکر اپنی ذلت کو بشکل عزت دکھایا کمال دانشمندی ہے۔ ورنہ اگر تحریری مباحثہ ہوتا تو جواب معقول اور نامعقول میں تمیز تو ہو جاتی۔ گو دانشمندوں کو اب بھی بفضلہ تعالےٰ ہو گئی اور ہو رہی ہے۔

(باقی باقی)

# قادیانی مشن

## (ایک محمدی اور احمدی کا مکالمہ)

اخبار الفضل قادیان ۲۶ جون میں ایک مکالمہ چھپا ہے جس کا عنوان ہے "ایک احمدی اور غیر محمدی کا مکالمہ" اس میں راقم مکالمہ نے تعصب سے کام لیکر راستی کو ظاہر نہیں کیا۔ اس لئے ہم اس مکالمہ کی اصلی تصویر دکھلاتے ہیں:۔

**احمدی:۔** جناب من! آپ بڑے روشن خیال ہیں۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود کی نسبت آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟

**محمدی:۔** میں اُن کو ایک عالم سمجھتا ہوں۔

**احمدی:۔** میرا یہ مدعا نہیں بلکہ مدعا یہ ہے کہ آپ اعتقادی طور پر اُن کیا جانتے ہیں؟

**محمدی:۔** اعتقادی طور پر میں اُن کو کلمہ گو جانتا ہوں اور بس۔

**احمدی:۔** نہیں اُن کے اپنے دعوے کی نسبت آپ کا خیال کیا ہے۔

**محمدی:۔** عرصہ ہوا اُنہوں نے ایک دیوار کے متعلق ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی عدالت میں دعوے کیا تھا اُس میں تو وہ کامیاب ہو گئے تھے

**احمدی:۔** دنیاوی دعووں سے مجھے مطلب نہیں بلکہ دینی دعوے سے ہے جو اُنہوں نے اپنی نسبت مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا کیا اُس میں آپ اُن کو کیا جانتے ہیں!

**محمدی:۔** (حیرت سے) کیا حضرت مسیح موعود اور امام مہدی مسعود آگئے؟

**احمدی:۔** ہاں ہاں بیشک وہ مرزا صاحب تھے

**محمدی:۔** چشم ما روشن دل ما شاد۔ کیا وہ کام جو ان دونوں بزرگوں کے زمانہ میں ہونے مقدر تھے وہ ہو گئے؟

**احمدی:۔** ہاں ہو گئے۔ دیکھو حدیث شریف میں آیا ہے مسیح موعود (یکسر الصلیب) صلیب توڑیگا مرزا صاحب نے صلیب کو توڑ دیا یعنی مباحثات میں عیسائیوں کو ایسا تنگ کیا کہ اب وہ کہیں نظر نہیں آتے

**محمدی:۔** مانا کہ کسر صلیب کا یہی مطلب ہے تو باقی نشانات بھی ہو گئے؟

**احمدی:۔** ہاں کچھ ہو گئے اور کچھ ہو جائیں گے

**محمدی:۔** بھئی اگر ہو گئے تو ہم بڑے بے نصیب رہے کہ اُن کی زیارت سے بھی مشرف نہوئے۔

**احمدی:۔** اب کیا ہے اُن کے خلیفہ سے قادیان میں ملئے گویا اُنہیں سے مل لیا۔

**محمدی:۔** بھئی! کل مولوی صاحب نے جمعہ کے وعظ میں ایک حدیث سنائی تھی کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی یہ نشانیاں ہیں۔ اُن میں سے تو کوئی ابھی ظاہر نہیں ہوا۔

**احمدی:۔** وہ کیا ہیں؟

**محمدی:۔** جہاں تک مجھے یاد ہے اُنہوں نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی تھی جو میں آپ کو سناتا ہوں:۔

**احمدی:۔** ایسی کونسی حدیث ہے جو حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے مخالف ہوگی۔ میں وعدہ کرتا ہوں اگر کسی صریح حدیث سے ہمارے حضرت کا دعوے خلاف ہو تو آج ہی احمدی سے محمدی بنجاؤنگا کیونکہ ہمارے اصل پیغمبر تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مرزا صاحب کو تو ہم اسی حد تک مانتے ہیں کہ وہ آں حضرت کے دین کے خادم ہیں۔ اور اگر ثابت ہو جائے کہ اُن کا دعوے ہی سرے سے حدیث کے خلاف ہے تو پھر وہ کیا اور اُن کا دعوے کیا؟

محمدی:- میری یاد اگر غلطی نہیں کرتی تو اُس وقت مولوی صاحب کے ہاتھ میں حدیث کی کتاب مشکوٰۃ شریف تھی جس میں ایک باب ہے نزول عیسےٰ ابن مریم

احمدی:- میں سمجھ گیا آپ کو نزول کے لفظ پر اعتراض ہے۔ آپ کے خیال مبارک میں یہ سمایا ہوا ہے کہ مسیح اوپر سے آویگے۔ یہ خیال غلط ہے۔ نزول کے یہ معنے نہیں۔

محمدی:- مجھے نزول کے لفظ سے مطلب نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود دنیا میں تشریف لانے کے بعد جو کام کرینگے۔ یعنی جو اللہ کے علم میں اُن کے حق میں مقدر ہیں اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ہمیں معلوم ہوئی ہیں وہ کیا کیا ہیں۔ اور کہ مرزا صاحب نے اُن کو کر دیا۔ یا اُن کے زمانہ میں وہ ظہور پذیر ہو گئے؟

احمدی:- ہاں ہاں یہ تو بیشک دیکھنا چاہیے میری خیال میں یہ ایسا عمدہ پہلو ہے کہ جہاں تک مجھے محمدیوں سے گفتگو کا موقع ملا ہے کسی نے یہ پہلو نہیں لیا بلکہ اِدھر اُدھر کی سنتے اور سناتے ہیں کام کی بات تو یہی ہے۔

محمدی:- ہاں مجھے ایک مثال ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

احمدی:- بیشک میں مانتا ہوں بھلا ایسی صاف بات کون نہیں مانیگا۔ ایک شخص ایک ڈلا ہاتھ میں لیکر دعوے کرتا ہے کہ یہ نمک ہے ہم اُس کو چکھ کر ہی مزا لینگے یہی معنے ہیں عرب کی مثال کے الثمرۃ تنبئ عن الشجرۃ (پھل درخت کی پہچان کرا دیتا ہے)

محمدی:- ہاں تو وہ حدیث غالباً یہ ہے جو حضور رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب و لیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعے علیہا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم۔

حضرت عیسےٰ ابن مریم ضرور تم میں اُترینگے۔ حاکم منصف ہوکر۔ صلیب کو توڑ دینگے۔ اور خنزیروں کو قتل کر دینگے یا بحکم قتل کرا دینگے۔ اور کفار سے جزیہ موقوف کر دینگے اور اونٹوں پر کوئی سوار نہ ہوگا لوگوں کے کینے اور عداوتیں سب جاتی رہینگی اور حسد سب دُور ہو جاوینگے اور وہ لوگ اتنے غنی ہو جاوینگے کہ اُن کو مال کی طرف بُلایا جائیگا تو اُس کو قبول نہ کرینگے۔

اس حدیث میں جتنی نشانیاں آئی ہیں اُن میں سے ایک بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ پہلی تو کیا ہوتیں وہ تو حکومت پر موقوف ہیں۔ جب تک مسیح موعود کو سیاست نہ حاصل ہو۔ وہ کیسے ہو سکتی ہیں آخری دو نشانیاں بھی نہیں ہوئیں۔ یعنی لوگوں کے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً کینے۔ عداوت۔ حسد وغیرہ بھی تو بدستور ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو لاہور ہی میں مسلمانوں کا حال عموماً اور اخبار والوں کا خصوصاً دیکھ لو مرزائیوں کی دو پارٹیوں میں کیا کچھ سر پھٹول ہو رہی ہے۔

احمدی:- یہ بات تو آپ نے خوب نکالی ہے۔

محمدی:- بھائی جان آپ نے آج تک غور ہی نہیں کیا۔ تم تو انہی جھگڑوں میں پڑے رہے کہ حضرت عیسےٰ مرگئے یا زندہ ہیں۔ آسمان پر ہیں یا زمین پر۔ اے بندۂ خدا ہمیں تو دیکھنا چاہئے کہ آنے والے نے کیا کام کیا۔ بس یہی ایک بات ہے تم یہ دیکھو کہ آنے والے سے مسلمانوں کی کسی حالت دینی یا دنیوی میں تغیر تبدل بہتری کی طرف ہوا؟ اگر ہوا تو اُسقدر ہوا جس قدر حدیثوں میں مذکور ہے۔ یا معمولی جو کسی عالم یا صوفی کی صحبت میں بھی ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب مرزا صاحب کے متعلق کسی بحث و مباحثہ کی ضرورت نہیں صرف یہ دیکھو کہ وہ کام جو اُن کی تشریف آوری کے وقت ہونیوالے تھے وہ ہو گئے یا نہیں بس۔ ہو گئے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر نہیں ہوئے تو کون چیز ہمکو مجبور کر سکتی ہے کہ ہم ایک ایسے شخص کو وہ رتبہ دیں جسکا وہ اہل نہیں۔

احمدی:- آپ کی تقریر بہت معقول ہے واللہ میں نے اس طرف تو کبھی خیال بھی نہیں کیا کہ مسیح موعود کیوں آئیگا اور اُس کے آنے کا کیا نتیجہ ہوگا میں کیا ہماری جماعت کے بڑے بڑے مقرر اور لیکچرار بھی اس سے بے خبر ہیں۔ وہ بھی بس اتنا ہی جانتے ہیں جو کوئی اُنپر سوال کرے اُنہوں نے ایک ہی بات مشق کر رکھی ہوئی ہے بس یہی کہدیتے ہیں کہ آؤ پہلے حضرت عیسےٰ کی موت حیات پر بحث کریں مگر آپنے تو ایسا صاف رستہ نکالا ہے کہ اس میں کوئی ایچ پیچ بھی نہیں۔

محمدی:- بھائی صاحب! قرآن مجید بھی یہی بتلاتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ مستقیم وہی رستہ ہے جس میں ایچ پیچ نہو۔ اگر یہ طریق آپ کو پسند ہے تو آپ کو خالص محمدی بننے میں کیا دیر ہے

احمدی:- اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ آج سے میں اس قادیانی اعتقاد سے باز آیا اور جو کچھ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسپر ایمان لایا الحمد للہ۔ خاتمہ بخیر۔

---

# آریہ اخباروں کی غلطبیانی

(از مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی)

مناظرہ جبل پور کی کیفیت ناظرین کسی گزشتہ پرچہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اُس میں شرائط مناظرہ کو بغیر تفصیل کے چھوڑ دیا گیا تھا۔ مسافر آگرہ و دیگر آریہ اخباروں نے اُسے بالکل خلاف واقع بیان کیا ہے اس لئے آج دوبارہ اُس کیفیت مناظرہ کے بعض حصے پر قلم اُٹھانا پڑا۔

واضح ہو کہ اخبار مسافر و دیگر آریہ اخباروں میں جو یہ شائع ہوا ہے کہ مولوی ابوالقاسم نے صحیح بخاری کی بابت مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوچھا تو اُن کا رقعہ آیا کہ صحیح بخاری مت مانو۔ اس لئے سب حدیثیں اُڑا دیگئیں۔ یہ بالکل غلط اور سفید جھوٹ ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ جب میں آریہ سماج (جبل پور) کے کیمپ میں شرائط مناظرہ طے کرنے کو پہنچا جہاں ڈاکٹر لکشمی دت و ڈاکٹر رگھوناتھ و دھرم ویر و سوامی پرمانند وغیرہ تھے تو سب سے پہلے یہ امر پیش ہوا کہ ہر ایک مناظر اپنی مستند کتابوں کو کاغذ میں لکھکر دستخط کر دے۔ ڈاکٹر لکشمی دت نے مجھ سے پوچھا۔

**ڈاکٹر:-** آپ کے نزدیک کون کون سی کتابیں مستند ہیں۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی وغیرہ تو ضرور مستند ہونگی۔ (خود ہی ایک درجن کے قریب نام لیئے)

**میں:-** ہم مسلمانوں کے نزدیک سب سے مستند تر کتاب قرآن مجید ہے۔ اس کے بعد جامع صحیح بخاری جسکی بابت تمام اہلحدیث (محدثین) کا فتوے ہے اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری۔ اور کاغذ پر انہیں دونوں کو لکھدیا۔

**ڈاکٹر:-** کیا صحیح مسلم بھی نہیں؟ واہ یہ ایک نئی بات ہے۔ باقی اور کتابیں صحاح ستہ کی؟

**میں:-** صحیح مسلم کی بابت فتوے مذکور نہیں ہے۔ صحاح ستہ کی اور کتابیں پوری صحیح نہیں مانی گئی ہیں

**ڈاکٹر:-** یہ تو بالکل نئی بات آپ فرما رہے ہیں ذرا مولوی ثناء اللہ صاحب سے تو دریافت کر لیجئے۔

**میں:-** یہ بہت پرانی بات ہے مجھے ان سے دریافت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کچھ میں طے کر دونگا وہ انہیں منظور ہوگا۔

**ڈاکٹر:-** نہیں آپ مہربانی کر کے ذرا ان سے پوچھ تو لیں۔ دیکھئے وہ کیا کہتے ہیں۔ صحیح مسلم آپ کو ضرور ماننا ہوگا۔ یا یہ لکھدیجئے کہ وہ غیر مستند ہے۔

**میں:-** اچھا میں آپ کی خاطر رقعہ لکھکر دریافت کر لیتا ہوں گو اس کی ضرورت کچھ نہیں ہے صحیح مسلم کو میں مانتا ہوں لیکن معرض استناد میں وہ مثل جامع بخاری پیش نہیں کی جا سکتی لہذا میں غیر مستند کیوں لکھدوں؟

اس کے بعد جب میں نے جیب سے پنسل نکال کر مولانا کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا جس میں واقعات مذکورہ کو بطریق اختصار قلمبند کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مولانا ثناء اللہ صاحب کا جواب مولوی حافظ صدیق صاحب مظفرپوری لیکر آئے جس میں یہہ مرقوم تھا کہ صحیح بخاری کے ساتھ صحیح مسلم بھی مان لو۔ لیکن درمیان میں کچھ ایسے وجوہات پیش آئے جس کی وجہ سے صحیح بخاری بھی الگ کر دینی پڑی چنانچہ ملاحظہ ہو۔

جب والنٹیر رقعہ لیکر بائیسکل پر گیا تو پھر سلسلہ گفتگو کا یوں شروع ہوا۔

**میں:-** اچھا تو آپ بھی اپنی مستند کتابوں کو قلمبند کیجئے۔ کام رکنا نہ چاہئے وقت کم ہے۔

**ڈاکٹر:-** بہت اچھا۔ ہمارے یہاں کی مستند کتابیں صرف چار وید ہیں اور جو وید انوکول ہو (اور یہی لکھدیا)

**میں:-** کیا ستیارتھ پرکاش رگوید آدی بھاشیہ بھومکا و منوسمرتی وغیرہ آپ نہیں مانتے؟ کیا یہ وید انوکول نہیں ہیں؟

**ڈاکٹر:-** نہیں ہم ستیارتھ وغیرہ کو مستند نہیں مانتے۔

**میں:-** یہ بالکل نئی بات سننے میں آئی ہے ستیارتھ و منوسمرتی ایسی معتبر کتابیں ہیں کہ آپ کے سوامی دیانند جی نے اپنی ستیارتھ کو بالکل منو کے حوالے سے بھر دیا ہے اور ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کو تمام آریہ سماج مستند تسلیم کرتے ہیں۔

**ڈاکٹر:-** ہاں ہم لوگ قابل استناد نہیں سمجھتے۔ ہم لوگ صرف چار وید کو مستند مانتے ہیں جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

**میں:-** تو اسی طرح مسلمانوں کا بعض فرقہ صحیح بخاری کو بھی مستند نہیں سمجھتا۔ ہم جملہ فرقہائے اہل اسلام کی متفقہ مستند کتاب جس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے صرف قرآن مجید ہے اور بس (اور یہی میں نے دوبارہ لکھکر دستخط کر کے دیا اور پہلے مسودہ کو ردی کر دیا۔ اس کے بعد مناظرہ کے تقریری یا تحریری ہونے پر گفتگو شروع ہوئی) یہ تھا اصل واقعہ جسپر آریہ اخباروں نے پردہ ڈالا ہے۔ اور میں اس پر حلفیہ شہادت دینے کو تیار ہوں۔ فقط

(محمد ابو القاسم بنارسی)

## گوشوارہ حساب اہلحدیث کانفرنس

(بابت ماہ جمادی الثانی و رجب ۱۳۳۳ھ)

از ۱۷ اپریل لغایت ۱۴ جون ۱۹۱۵ء

### آمد

نقل یا سابقہ - - - - - للعہ/

### چندہ شہر دہلی

از جناب حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب - - - عـ/

از حاجی علیخان صاحب مرحوم - - - - - عہ/

از خلیفہ عبداللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب - عہ/

از حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر صدر - - - للعہ/

از حافظ محمد صدیق صاحب سوداگر پوتھ - - - للعہ/

از حاجی محمد بشیر الدین صاحب سوداگر جفت - - ے/

از حاجی نور الحسن سعید الحسن صاحب - - - ے/

از حاجی عبدالصمد و محمد ثناء اللہ صاحب - - - ے/

از حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ - - - صہ/

از شیخ نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب - - - عـہ/

از شیخ فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب - - - عـہ/

از شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ - - - عـہ/

(میزان علعـہ/)

### چندہ معرفت مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کانفرنس

از گل خان سکنہ جہانڈا ضلع گوڑ گانوہ - - - ے/

از نہال خان سکنہ لوکری - - - - - عہ/

از خیراتی خان " " - - - - - عہ/

از مسماۃ مرادی سکنہ اول - - - - - ے/

از مسماۃ مرادی دیگر - - - - - عہ/

از سعادت خان سکنہ اول - - - - - عہ/

از امان خان " " - - - - - ے/

(میزان لعـہ/)

### چندہ معرفت مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحبان واعظان پنجاب

از منشی غلام اللہ صاحب ہوشیارپور - - - للعہ/

از جمال الدین صاحب شرکہ ضلع امرتسر - - عہ/

از غلام الدین صاحب " " - - عہ/

از اکرام الحق صاحب وغیرہ ہوشیارپور - - - ا/

از مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور - عـہ

از منشی امام الدین صاحب - - - - اعہ/

(میزان للعہ/)

فروخت ۲ عدد چوغہ رکے آمدہ جلسہ پشاور و جلسہ بنگلور عہ/

### وصول چندہ معرفت مولوی عبدالغنی صاحب واعظ

از الور جہرہ - - - - - عہ
از جان محمد صاحب داروغہ ریاست الور - عہ
از عبدالغفور صاحب سکنہ ریواڑی - - - عہ
از نور محمد صاحب ؍؍ ؍؍ - - - عہ
از محمد حسین صاحب ؍؍ ؍؍ - - - عہ
از شیخ سلیمان صاحب بھوانی - - - - عہ
از الہ دین صاحب ؍؍ - - - - عہ
از بہادر خان صاحب ؍؍ - - - - عہ
از محمد حسین صاحب ؍؍ - - - - عہ
از سید محمد حسین صاحب ؍؍ - - - - عہ
از الہ بخش صاحب مستری ؍؍ - - - - عہ
از خدا بخش صاحب وغیرہ - - - - سے
از مرزا سلطان بیگ صاحب بھوانی - - - ۸
از مولا بخش صاحب - ؍؍ - - - عہ
از امر علی صاحب - ؍؍ - - - عہ
از شیخ وزیر علی صاحب - - - - عہ
از مولوی عبدالرحمن صاحب وغیرہ - - - عہ
از عبدالرحمن صاحب بانبیاں والی - - - عہ
از مولوی عبداللہ صاحب کیبانوالی - - - لعہ

(میزان ہے ۱۲)

چندہ معرفت مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری
منشی فضل الدین محمد حسین لاہور موچی دروازہ ... عمہ

(میزان عمہ)

میزان کل آمد ماہ حال ماہ ہے

### خرچ

بنام مولوی شرف الدین صاحب بصیغہ تصنیف بابت تنخواہ - - - - - صعہ
مولوی محمد امین صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب واعظان پنجاب (تنخواہ ہر دو صاحبان سفر خرچ) عہ ۱۲
مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ (تنخواہ سفر خرچ) عہ
مولوی عبدالغنی صاحب واعظ (تنخواہ سفر خرچ) عہ ۱۵
مولوی ابوالحسن صاحب مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام تبت خورد علاقہ کشمیر امداد مدرسہ - - - عہ

منشی صفدر علی محصل چندہ - - - - عہ
خواجہ محمد نصیر صاحب محرر - - - - عہ
مولوی محمد نظیر صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ قصبہ پلول ضلع گوڑگانوہ امداد مدرسہ - - - ہے
بنام محمود طالب العلم بنارسی بابت وظیفہ - - - عہ
محمد اسماعیل ابو حمزہ طالب علم ملتان ماہواری - - - - ہے
خرچ دفتر صدر دہلی - - - - - ۱ عہ
خرچ برائے وعظ جیل لاہور ہے ۱۲
خرچ جلسہ وعظ بتقریب میلہ پھول والان قطب صاحب دہلی ۳ یوم از ۱۵ جمادی الثانی لغایت ۱۷ ماہ حال ۱۵

میزان کل ماہ ۱۲

بقایا ماہ گذشتہ ...... ۱۸

آمدنی ماہ حال ... ماہ ہے

خرچ ماہ حال ماہ

باقی بعد منہائی خرچ ۱۳

~~~~~~

### گوشوارہ ماہ رجب

بقایا سابقہ - - - - - - ۴۶۳

چندہ شہر دہلی معرفت منشی صفدر علی محصل چندہ گذشتہ

از جناب حاجی کرم الہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر بازار - - - - - - عہ
از جناب حاجی عبدالغفار صاحب مینجر کوٹھی حاجی علی جان صاحب مرحوم - - - - - - عہ
جناب حاجی محمد ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ - - عہ
جناب خلیفہ عبداللطیف حافظ محمد اسحاق صاحب عہ
جناب حاجی نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر صدر بازار - - - - - - عہ
جناب عبداللہ و محمد ثناء اللہ صاحب ؍؍ عہ
جناب حاجی محمد بشیر الدین و حافظ احسان اللہ صاحب عہ
حاجی عبدالوہاب و احسان اللہ صاحب - - عہ
حاجی محمد اسماعیل صاحب کلاہ فروش - - - عہ
نور الہی مقبول الہی صاحب - - - - عہ
فضل الہی محبوب الہی صاحب - - - - عہ

(میزان سے)

چندہ معرفت مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کانفرنس

از رحیم خان ساکن جلالپور ضلع گوڑگانوہ - - - عہ

چندہ معرفت مولوی عبدالغنی صاحب واعظ

از غلام محمد و میاں حبیب صاحب موضع لیپو - - عہ
نور الدین صاحب ساکن کوٹ کپورہ - - - - عہ
از جماعت اہلحدیث واڑیاں والی - - - - عہ
از عبدالرحیم صاحب ممبر کوٹ کپورہ - - - - عہ ۱۰
از محمد دوالی کوٹ کپورہ - - - - - عہ
از رحیم بخش صاحب لوہار ؍؍ - - - - عہ
از منڈی ابوہر امام الدین صاحب وغیرہ - - عہ

(میزان للعہ)

چندہ معرفت مولوی ابونعیم محمد ابراہیم

از منشی عبدالرحیم صاحب ساکن حاجی پور - - عہ
از نجیب اللہ خان صاحب انسپکٹر موضع مرچا - عہ
از محمد قاسم صاحب موضع گڑھ - - - - - عہ
موضع قابل پور متفرق طور پر - - - - - عہ
از شاطات دیہہ موضع بانڈی پور - - - - عہ

(میزان عہ ۱۲)

دیہی مامد از انجمن تعلیم القرآن والسنہ شہر پشاور عہ
(بابتہ ربیع الثانی و جمادی الاول)

چندہ معرفت مولوی رحمت اللہ و مولوی محمد امین صاحب واعظان پنجاب

از الہ بخش صاحب سجادہ نشین خانقاہ گودڑ شاہ کالا کی وال ضلع گورداسپور - - - - - عہ
از حکیم امام الدین صاحب ساکن میاں ونڈ - - عہ
از منشی مہر الدین صاحب میاں ونڈ - - - عہ

(میزان عمہ)

چندہ معرفت جناب مولوی محمد ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری

از منشی محبوب عالم صاحب چک رجادی ڈاک خانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات - - - - - - عہ
از منشی شجاع الدین صاحب تخت پڑی راولپنڈی عمہ
از منشی عظیم الدین عرائض نویس سیہورہ ضلع جبلپور عمہ
~~~~~~

(میزان لعہ)

## چندہ معرفت مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی

از حافظ عبد الرحمن صاحب ۳ ماہ از مارچ تا مئی ـــہ
از حافظ عبد الرحیم صاحب ۳ ماہ خرچ صدر ـــ عـہ
از محمد سلیمان صاحب ۴ ماہ از مارچ تا جون ـــ عـہ
از سلامت اللہ صاحب چندہ سالانہ از مئی تا دسمبر عہ
شیخ اکرام الحق صاحب ۴ ماہ مارچ تا جون ۱۹۱۵ء ـــ ۔۔
از عبد الرزاق و محمد ادریس صاحب ۴ ماہ ۱۹۱ از مارچ تا جون عہ
از عبد العزیز عبد اللطیف صاحب ۴ ماہ خرچ صدر عہ

(میزان ـــہ)

میزان کل ماہ ھذا ـــ

## خرچ

بنام مولوی محمد شرف الدین صاحب بصیغہ تصنیف تالیف ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
بنام مولوی عبد الغنی صاحب واعظ (تنخواہ عـہ سفر خرچ ـــ) عـہ
بنام مولوی عبد الحکیم صاحب واعظ (تنخواہ ـــ سفر خرچ ۱۰ ـــ) ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
بنام مولوی رحمۃ اللہ و مولوی محمد امین صاحبان واعظان پنجاب (تنخواہ ہر دو صاحبان ـــہ سفر خرچ ـــ کل ـــ ـ مہنائی ۲ یوم تنخواہ ـــ) ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
بنام مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب واعظ پورب (تنخواہ عـہ ـ سفر خرچ ـــ) عـہ
خرچ معرفت مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی بابت ۳ ماہ از مارچ لغایت اپریل ۱۹۱۵ء ـــہ
خرچ جلسہ طلبا مدرسہ سعیدیہ عربیہ زیر صدارت ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
خرچ واعظ کاستی وال ضلع گورداسپور ـــ عـہ
امداد طلبا ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ (ـــ عـہ)
محمود بنارسی ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
سید امیر حمزہ صاحب تیمی ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
محمد اسماعیل ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
مظہر الاسلام بنارسی ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
امداد مدارس ماہوار ـ ـ ـ (ـ ـــ عـہ)
مدرسہ اسلامیہ بچل پور بنام محمد یوسف صاحب ـــ
مولوی ابو الحسن صاحب تیمی ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
بنام محمد نظیر صاحب پلول ضلع گوڑگانوہ ـ ـ ـ ـــ
تنخواہ صفدر علی محصل ـ ـ ـ ـ ـ ـ عـہ
بنام خواجہ محمد نصیر صاحب محرر ـ ـ ـ ـ ـــ
خرچ دفتر صدر ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـــ
خرچ دفتر جناب مولوی محمد ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری امرتسر ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـــ

میزان ـــ

بقایا ـــ

آمد ماہ حال ـــ

میزان کل ـــ

خرچ ـــ

باقی بعد منہائی خرچ ـــ

(زیور اسما ـــ) (نقد ـــ)

(شیخ) بشیر الدین محاسب کانفرنس

**مطلب کی بات** اہلحدیث کانفرنس کا حساب ماہوار شائع ہوتا ہے۔ ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ اُن کی اتنی بڑی کانفرنس اور چندہ کل یہ ہے؟ پھر کام کیسے ہوگا۔ کانفرنس ہذا کے دل و دماغ میں جو کام ہیں وہ کیا اتنے ہی چندہ سے پورے ہو جاوینگے؟ کمی چندہ کی وجہ یہ ہے کہ باقاعدہ اس بات کی کوشش نہیں ہوئی کہ ماہوار چندے لکھوائے جاویں بلکہ بقول سے "در حضرت کریم تقاضا چہ حاجت ست" ہمدردوں کی ہمدردی پر چھوڑ رکھا ہے۔ مگر دیکھا ہے کہ بے روئے ماں بھی دودھ نہیں دیتی اسلئے بجنے کہلانے کی ضرورت ہے۔ پس ناظرین اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ماہانہ سالانہ چندہ خود ہی لکھوا دیں چاہے ایک پیسہ ہو یا ایک روپیہ اپنی طاقت کے مطابق جرأت کریں۔ آئندہ کو ماہواری حساب کے ساتھ نئے چندوں کی فہرست بھی درج ہوا کریگی انشاء اللہ نائب سکرٹری صاحب اور محاسب صاحب مطلع رہیں

## مذاکرہ علمیہ

### بابت مسئلہ اجماع

(از مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی)

الحمد لاہلہ والصلوٰۃ علی اہلہا۔ اما بعد۔ اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ جمادی اولیٰ میں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مسئلہ اجماع مالہٗ و ما علیہ پر جس بسط و تفصیل سے بحث کی ہے حقیقت میں اُنہی کا حق تھا میرے خیال میں اُن کی تحریر اس قابل ہے کہ ہر فرد اہلحدیث اُس کے آخر میں یوں دستخط کر دے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِیْنَ اور یہی وجہ تھی کہ اس مضمون پر میں نے اب تک تفصیل کچھ لکھنے کی جرأت نہیں کی تھی۔ لیکن چند اہل علم حضرات کی مخالفانہ تحریر اہلحدیث ۶ رجب و ۴ شعبان میں دیکھکر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ مضمون کس اہلحدیث عالم کے قلم کا نتیجہ ہے[1] جن کا سنہرا اصول اور سچا مذہب یہ ہے ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

یا اہل تقلید کا؟ آخرش میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اہلحدیثوں میں وہ بلند ہمتی و فراخ حوصلگی و حریت اور آزادی جو اُن کا مایۂ ناز تھی کم ہونے لگی۔ اور عرصۂ بعید کی متروک و مردود تقلید برنگ دیگر و طرز جدید انہیں بھی سرایت کرنے لگی۔ بلکہ پورے طور سے اثر کر گئی میں نہیں سمجھتا کہ علمائے اہلحدیث کا مجالس و محافل میں حریت و آزادی کے پرجوش واقعات کا ذکر کرنا اور پھر اُس کی تردید پر بھی کمربستہ ہونا کیا معنے رکھتا ہے؟ ؎

اندرون قعر دریا تختہ بندم کردہ اند
باز میگوئید داماں ترمکن ہشیار باش

اصل یہ ہے کہ اہلحدیث کے دَور کو ایک مدت گزر گئی اسی امتداد زمانہ کی وجہ سے اُن کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت میں پستی آگئی۔ حتےٰ کہ اپنے پیمانۂ نور و لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو

[1] مذاکرات میں اتنا شخصی حملہ بھی ناز یبا ہے آئندہ رہے۔ (اڈیٹر)

(۵۵)

بھی ہونے لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ایزاد کئے انا للہ۔ حالانکہ یہ مانتے ہیں کہ شریعت کا مقرر کرنا خدا کا کام ہے۔ اور اُسنے اپنی شریعت اپنے رسولوں کی معرفت مقرر کی ہے جس میں رائے کو کچھ دخل نہیں ہے کیونکہ خدا نے شریعت کو جمعیت آراء سے قائم نہیں کیا۔ اور اجماع سے مراد اجتماع آراء ہی ہے۔ پس اگر سارے جہان کے علماء باتفاق کسی امر پر اجماع کرلیں (حالانکہ یہ غیر ممکن ہے) تو بھی پیغمبر پر اُس کا ماننا واجب نہیں اور جس کی تابعداری نبی پر واجب نہیں[1] اُس کی فرمانبرداری دوسروں (امت) پر بھی واجب نہیں اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے کسی ایسے امر پر جو اُس نے رسولوں کی معرفت اپنے بندوں کے لئے نیک قرار نہیں دیا ثواب کا وعدہ نہیں کیا گو وہ امر مستحسن کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اعمال کا حساب صرف خدا کو متعلق ہے اور اعمال کا حُسن وقبح عقلی نہیں بلکہ شرعی ہے۔ اور کسی امر کے حسن کی انتہا رائے سے معلوم نہیں ہو سکتی اور نہ استحسان عقل سے وجوب شرعی ثابت ہو سکتا ہے۔ پس جب نبی کی موجودگی میں شریعت کے متعلق اجماع کا کچھ اثر نہیں ہے تو نبی کے بعد اجماع یا تو نصوص پر مبنی ہوگا یا قیاس صحیح پر۔ بہر صورت نظر دلیل پر رہی نہ اجماع پر۔ لہٰذا اتباع اجماع اپنی ذات میں واجبات شرعیہ میں سے نہیں ہوگا اور جو امر اجماع سے ثابت ہوگا اُس کی نسبت یہ ضمانت نہیں دے سکتے کہ یہ خدا کو بھی منظور ہے۔ اور اگر منظور بھی ہو تو ضرور نہیں کہ اظہار شریعت کیوقت خدا تعالیٰ اُس کو بندوں پر واجب بھی کرے۔ پس اجماع کسی طرح واجبات شرعیہ سے نہیں ہو سکتا نیز جب امت کے ایک آدمی سے خطا ممکن الوقوع ہے تو سب سے بھی ممکن ہے۔ اسپر صاحب نورالانوار کا یہ کہنا کہ ایک بال کمزور ہوتا ہے لیکن اُس کو مجموعہ سے ایک مضبوط رسی بن جاتی ہے اس موقع پر صحیح نہیں اس لئے کہ یہ تو ایک فائدہ اتفاق باہمی کا ہے جو محل نزاع سے ایک علیحدہ امر ہے۔ کلام اس میں ہے کہ جب امت کے ہر ایک فرد میں عصمت عن الخطا کی قابلیت نہیں ہے تو اُن کے مجموعہ میں کہاں سے آجائیگی؟ اگر تمام دنیا کے لوگوں کا بھی کسی امر پر اتفاق آراء ثابت ہو تو جائے تو بھی اُن کی عصمت عن الخطاء کا کوئی ذی عقل قائل نہ ہوگا۔ جیسے کہ ہر ایک حبشی سیاہ ہے تو سب حبشی سیاہ ہونگے۔ یہ نہیں ہوگا کہ سب مل کر گورے اور حسین ہو جائیں۔ صاحب ارشاد نے یہی مثال دی ہے اور بالکل ٹھیک ہے اور یہ امر ایسا بدیہی اور صاف ہے کہ ایک معمولی عقل والے کی سمجھ میں بھی بخوبی آسکتا ہے تعجب ہے کہ قائلین نے اس کو بھی نظری بنا دیا۔

چونکہ حجیت اجماع میں بہت اختلاف ہے اسلئے بموجب آیت فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اس مسئلہ کو معیار کتاب و سنت پر پرکھنا چاہئے۔ قائلین اجماع حجیت اجماع کے ثبوت میں بڑے زور سے جس آیت کو پیش کرتے ہیں وہ وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ ہے حالانکہ اگر غور کیا جائے تو اجماع کو اس سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ علمائے اصول کا یہ مسئلہ متفقہ ہے کہ مشتق پر حکم لگانے میں مبدأ علت ہوتا ہے جیسے کل مسکر حرام میں سُکر علت ہے حرمت مسکر کی۔ اسیطرح آیت مذکورہ میں چونکہ حکم مومنین پر ہے اسلئے اُس کی علت ایمان ہوگی۔ یعنی مومنوں کے خلاف جو شخص طریقہ اختیار کرکے غیر مومن (کافر مرتد) بنجائے وہ جہنمی ہے۔ اس کا شان نزول بھی اسی معنے پر شاہد ہے جیسا کہ تفسیر معالم التنزیل اور جامع البیان میں ہے کہ یہ آیت ارتداد طعمہ کے بارے میں اُتری ہے اور صاحب جلالین وخازن بھی یہی معنے کرتے ہیں۔ ویتبع عبادۃ الاوثان (خازن) بان یکفر (جلالین) اب دیکھئے کہ قرآن مجید نے سبیل المومنین کی تشریح کیا کی ہے کیونکہ اُس کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے یفسر بعضہ بعضا وہ اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ ارشاد ہے اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (پ ۱۸) یعنے مومنوں کو جب خدا و رسول کی طرف فیصلہ کے لئے بُلایا جاتا ہے تو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہیں۔ اسی طرح اور آیات میں بھی مومنین کا طریق عمل یہی بتلایا گیا ہے۔ پس جو کوئی اُن کے اس طریقہ (سمع وطاعت) کو ترک کرکے دوسری راہ (عدم طاعت) اختیار کریگا وہ ضرور کافر ہو جائیگا۔ اب ناظرین خود انصاف کریں کہ آیت مذکورہ سے اجماع کا ثبوت ہوا یا تردید؟ اسی لئے تو صاحب توضیح نے باوجود حنفی ہونے کے آیت مذکورہ سے اجماع پر مستدلل قوی نہیں مانا۔ اور آج کل کے اہل حدیث خواہ مخواہ اُسے حجیت اجماع کی دلیل بتلاتے ہیں یا للعجب وضیعۃ الادب

قائلین اجماع دوسری آیت یہ پیش کرتے ہیں وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا الخ حالانکہ اس آیت میں بھی اجماع پر کوئی دلیل نہیں ہے امت کے عدول ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُن کا قول ہر امر میں حجت شرعی ہو۔ یہ تو صرف شارع (نبی) کا کام ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ لوگ اگر کسی امر کی خبر دیں تو وہ غیر معتبر نہ ہوگی۔ نہ یہ کہ ہر اتفاق امر دینی ہو جائیگا۔ علاوہ بریں یہ آیت بظاہر صحابہ ہی کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ قیامت تک کے افراد امت اس کے مصداق ہیں۔ اور امت کی عدالت معلوم ہے خود فرمان نبوی موجود ہے ثم یفشوا الکذب جیسا کہ فی زمانہ نظر آرہا ہے۔ پس بداہتًا آیت کا ظاہر محال معلوم ہوتا ہے لہٰذا آیت مذکورہ کا مطلب ایسا ہونا چاہئے جو ہر زمانہ میں صادق آئے۔ وہ بقرائن دیگر آیات یہ ہے کہ درحقیقت اس وسطیت کے موصوف افراد امت نہیں بلکہ دین محمدی موصوف ہے یعنے خدا نے دین محمدی کو ایسا متوسط بنایا ہے کہ اس میں نہ یہودیوں جیسی افراط ہے نہ عیسائیوں کی سی تفریط۔ یہی معنے اُس آیت کے بھی ہیں جو قائلین کی طرف سے بطور تیسری دلیل کے پیش کیجاتی ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ

[1] اجماع قائلین کے نزدیک بھی نبی پر حجت نہیں۔ فافہم (ایڈیٹر)

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کیونکہ خیریت اور وسطیت اتباع پر موقوف ہے نہ کہ افراد امت کو ذاتی طور پر حاصل جب اتباع موقوف علیہ ٹھیرا تو خیریت اور وسطیت در اصل دین کی صفت ہوئی نہ افراد امت کی۔ علاوہ ازیں آیت كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ کے آخر میں دلیل خیریت جو بیان فرمائی گئی ہے تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے تم لوگ اُن کاموں کا حکم کرتے ہو جو اس شریعت میں نیک ہیں اور اُن امور سے منع کرتے ہو جو اس دین میں بُرے ہیں اس کو اجماع ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس کام کے نیک یا بد ہونے پر دلیل قرآن و حدیث ثابت ہوتے ہیں فلك هذا من ذاك واين السماك من السماك اسی وجہ سے تو صاحب مسلم الثبوت نے حنفی ہو کر آیت اُمَّةً وَسَطًا سے اجماع ثابت کرنے والوں پر اعتراض جڑ دیا ہے حیث قال فیہ ان العدالۃ لا ینافی الخطاء مطلقا (ص ۲۱) یعنی عدالت خطا کے منافی نہیں ہے۔ اور ان دونوں کے علماء اہلحدیث اُن کو اجماع کے ثبوت میں پیش کر رہے ہیں یاحسرۃ علی العباد۔

اب آئیے ذرا ان حدیثوں کی جانچ پڑتال بھی ہو جائے جسے حجیت اجماع میں قائلین اجماع تقلیداً للبعض پیش کر دیا کرتے ہیں۔ سب سے پہلی حدیث جو بڑے طمطراق سے لکھی اور پیش کی جاتی ہے اور اُس کے بہت سے طرق مختلف کتب احادیث سے نکال کر اُس کو درجہ صحت پر پہنچایا جاتا ہے یہ ہے لا تجتمع امتی علی ضلالۃ (بالفاظ مختلفہ) اوّلاً اس حدیث کو اگر امور دینیہ سے متعلق مانیں تو اس میں ضلالت سے مراد کفر و بدعت لینگے اور اگر اس مراد سے تنزل کریں تو زیادہ سے زیادہ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ امت محمدی میں ایک جماعت ہمیشہ حق (دین) پر رہے گی۔ بہر حال اس کو حجیت اجماع سے کچھ تعلق نہیں۔ اور اگر بالفرض تعلق تسلیم کر لیا جائے تو غایت مافی الباب اجماع کا ماننا مباح ثابت ہوگا نہ واجب۔ اور یہ مسلک قائلین کے خلاف ہے۔ ثانیاً صحیح امر یہ ہے کہ یہ حدیث امور سیاسیہ و انتظامیہ کے متعلق ارشاد ہوئی ہے جیسے نصب خلیفہ۔ ایسے امور میں اتفاق امت حجت ہوگا۔ کیونکہ ایسے امور کے لئے ارشاد خداوندی موجود ہے وامرهم شوریٰ بينهم اس آیت کا اور حدیث مذکور کا مفہوم و مآل واحد ہے لہذا اس روایت کو مانحن فیہ کوئی علاقہ نہیں ہے فافہم ولا تعجل۔

قائلین کی دوسری اور بنی دلیل جو آج کل پیش کی جاتی ہے یہ حدیث ہے اتبعوا السواد الاعظم ويد الله على الجماعة ومن شذ شذ في النار حالانکہ اس کو بھی اجماع سے کچھ علاقہ نہیں ہے اور نہ سواد اعظم کو اجماع کی دلیل میں کسی نے آج تک پیش کیا ہے۔ ہاں مقلدین تقلید کے ثبوت میں البتہ اس کو پیش کرتے ہیں۔ اُن کے جواب کے لئے یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ سواد اعظم زیادہ سے زیادہ جمہور کا مرادف ہوگا۔ اور جمہور و اجماع میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور جمہور بھی اصل میں کوئی چیز نہیں ہے۔ قاضی شوکانی رحمہ اللہ اپنی کتاب نیل الاوطار کی بابت فرمایا کرتے ذالك لمن لم يخف هيبة سوط الجمهور یعنے اس سے وہی فائدہ اُٹھائیگا جو جمہور کے کوڑے سے نہ ڈرے۔ اسی لئے انہوں نے بسا جمہور کا خلاف کیا ہے۔ اور جب اجماع کا ثبوت دلائل قطعیہ سے نہیں ہوتا تو جمہور کا ثبوت تو خیلے مشکل ہے بہر حال حدیث سواد اعظم کو اجماع متنازعہ فیہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ بھی امور سیاسیات کے متعلق ہے چنانچہ محدثین نے بھی فضائل جماعت و وعید درخروج از جماعت کی حدیثوں کو کتاب الامارۃ ہی میں ذکر کیا ہے ✦

---

# مذاکرہ علمیہ

## (بابت اجماع)

اجماع کے متعلق مختلف مضامین اخبار اہلحدیث میں دیکھے۔ میری رائے میں سب سے پہلے اس بات کو معلوم کرنا چاہیئے کہ اجماع سے اہل اصول کی کیا غرض ؟ پھر اس کے حجت و عدم حجت پر بحث کیجاوے کیونکہ اس بحث کی ابتدا اہل اصول سے ہے نہ اہل اصطلاح زمانہ سے۔

اس کے بعد اجماع کی حقیقت اچھی طرح کھلجائیگی۔ کہ معتبر ہے یا نہ۔ ارشاد الفحول میں ہے کہ لا ينعقد الاجماع مع مخالفة اثنين یعنے اجماع معتبر و مقبول نہیں ہوتا اگر دو بھی آدمی اس کے مخالف ہوں۔ اسی کے قریب قریب اور اصولیوں نے بھی کہا ہے۔ نتیجہ صاف ہے۔

کوئی ایسا مسئلہ پیش کیا جاوے جس میں کم از کم قطع نظر لفظ اُمت کے اجماع سلف ہی کسی مسئلہ پر ثابت ہو۔

غالباً اس سے زیادہ فیصلہ کُن بات اور نہ ہو گی نہایت ہی مختصر فیصلہ ہے۔ مگر اس کے لئے مجیب صاحب غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ پھر میں اسکو ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کئے دیتا ہوں تاکہ مجیب صاحبوں کو تکلیف نہ کرنی پڑے کہ شریعت محمدی کوئی کا کوئی مسئلہ ایسا پیش کیا جاوے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ثبوت نہ ہو اور محض اجماع سے وہ ثابت ہو۔ اور پھر اُس پر سلف کا عملدرآمد بھی ہو۔ اگر اس کے برخلاف ہوا یعنی اُسکی کچھ بھی سند رسول اللہ صلعم سے ثابت ہوئی اور پھر اجماع ہو گیا تو یہ اجماع کی وجہ سے معمولی بہانہ ٹھیرے گا بلکہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے۔ اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ دین محمدی محمد صلعم کے زمانہ ہی آپ کی زندگی میں پورا ہو چکا۔ اور کوئی کام دین کا باقی نہ رہا۔ غالباً کوئی فرد مسلم اس کا منکر نہ ہو گا۔ چونکہ ارشاد خداوندی ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فیصلہ صاف ہے جب دین آپ کے زمانہ میں پورا ہو چکا تو اجماع کہاں رہا اور پھر قانون محمدی نے تو بالکل ہی فیصلہ کر دیا۔ فرمایا تركت فيكم امرين وہ قانون تمہارے لئے

نوٹ: اسی مطلب کا ایک مضمون مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ کی طرف سے اہلحدیث مورخہ ۴ شعبان میں شائع ہو چکا ہے (ایڈیٹر)

(۷۶۷)

حجت شرعی ہیں باقی کچھ نہیں اسی لئے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں من ادعی وجود الاجماع فهو کاذب

**آخری فیصلہ** اجماع سے اہل اصول کی کیا غرض ہے اجماع امت یا اجماع سلف - اگر اجماع امت - تو یہ ناممکن ہے کیونکہ لفظ امت سب امت محمدیہ پر شامل ہے اور وہ ہر بنی آدم جو پیدا ہونے والے ہیں کو بھی حاوی ہے جو پیدا ہوئے نہیں اور پہلے ہی سے اجماع کرلیا - اور اگر صرف سلف ہی مراد ہو تو اس کی کیا دلیل - بعدہ فیصلہ مذکور کی مثال دیں - ورنہ سمجھ رکھیں کہ اجماع حجت شرعی نہیں ہے والعلم عند اللہ ٭

(راقم عبدالستار کلانوری تلمیذ مولانا عبدالوہاب صاحب صدر دہلی فی الحال رجودھپور) •

# تعاقب جناب مذاکرہ علمیہ نمبر ۵

(بابت فسخ نکاح زانیہ)

(۷۵۷)

اخبار اہلحدیث ۱۲ رجب میں مولوی عبدالمجید صاحب مالیگانوی کی تحریر نظر سے گزری - سراپا حیرت بن گیا - مولوی صاحب نے آیات قرآن مجید اور ان کے احکام کو عہد نبوی کے لوگ اور صحابہ کے ساتھ مختص کردیا ہے - تعجب اور نہایت تعجب ہے کہ علمائے اسلام کا مشہور مسئلہ آیت کا مورد خاص ہوتا ہے حکم عام کیا مولوی صاحب ممدوح کو اس اصول سے اختلاف ہے؟ بصورت اختلاف ہم ساکنین عجم پابندی شرع سے بالکل مرفوع القلم ہو جائیں گے کیونکہ آپ نے جب خصوصیت مورد کے ساتھ حکم کی خصوصیت بھی تسلیم کرلی ہے تو پھر ہم کس امر کے مکلف رہے؟ چنانچہ ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں :-

یہ تحریم نکاح بباعث زنا خاص (مسی درثد غنوی) کے حق میں ہے نہ کہ تمام لوگوں کیلئے ہے (صفحہ کالم ۲)

آگے ایک دوسری آیت کی بابت رقمطراز ہیں

اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ الخ یہ عبداللہ بن اُبی کی طرف اشارہ ہے (الی قولہ) بس یہی مراد ہے (صفحہ ۹ کالم ۲)

علیٰ ہذا القیاس تمام احکامی آیات میں کسی نہ کسی خاص شخص کی طرف بقول مفسرین اشارہ نکل ہی آئیگا تو قرآن مجید کی تمامی آیات انہیں کے ساتھ مختص ہوگئیں پھر اس کتاب کو ھدی للناس اور ذکر للعالمین کیوں فرمایا گیا؟ وا عجبا -

آگے آپ نے بلاتحقیق بعض مفسرین کی تقلید کے چند ایسی آیات میں نسخ کا فتویٰ جاری کردیا ہے جس میں ذرا بھی اختلاف نہیں ہے جس پر خود ایڈیٹر اہلحدیث (سلمہ ربہ) کو نوٹس لینا پڑا - حالانکہ محقق مفسرین ہرگز ان میں نسخ نہیں مانتے چنانچہ ملاحظہ ہو مولوی صاحب فرماتے ہیں :-

اور نیز آیت وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ الخ درصل منسوخ ہے - ناسخ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ الخ کی آیت ہے (صفحہ کالم ۲)

حالانکہ یہ بالکل غلط ہے - امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں من یقول هذا الحکم صار منسوخا وجعل ناسخه الاجماع کالجبائی وعموم قوله تعالیٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم الخ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ الخ قال المحققون هذان الوجهان ضعیفان (صفحہ ۲۲ ج ۶) یعنے جو شخص آیت وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ الخ کو منسوخ کہتا ہے اور اس کا ناسخ اجماع کو سمجھتا ہے یا آیت فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم الخ یا أَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ الخ کو ناسخ مانتا ہے - یہ دونوں دلیلیں ضعیف ہیں - مطلب یہ کہ ان دونوں دلائل سے آیت مذکورہ منسوخ نہیں ہوسکتی ہی لہٰذا تو صاحب تفسیر غرائب القرآن نے لکھا ہے ذالك الحکم باق الی الآن (صفحہ ج ۱۸) اور جن حضرات مفسرین نے آیت وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ کو منسوخ بھی کہا ہے تو انہوں نے ایسے صیغے کے ساتھ کہا ہے جس سے اس قول کا عدم تیقن آشکارا ہوتا ہے - مثلاً صاحب تفسیر ابن کثیر قیل کہتے ہیں اور صاحب مدارک قیل لکھتے ہیں - یہ دونوں صیغے مجہول کے ہیں جو اکثر عدم جزم کے لئے آتے ہیں - بہرحال و قطعاً آیت وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ ہرگز منسوخ نہیں ہے بلکہ اب تک اس کا حکم باقی ہے -

مولوی صاحب موصوف ایسا ہی فتوے آگے ایک دوسری آیت پر جاری کرتے ہیں - چنانچہ فرماتے ہیں :-

وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ الخ یہ بھی منسوخ ہی ہے اور اس کی ناسخ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ ہے اور خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واجماع[1] امت ہے (صفحہ کالم ۹)

مولوی صاحب کو ہنوز یہ پتہ نہیں کہ جو لوگ ان آیتوں میں نسخ کے قائل ہیں وہ کس کو ناسخ کہتے ہیں اور کس کو منسوخ! سنئے - تفسیر فتح البیان میں ہے هذه الآية ناسخة لآية المائدة وانه يحرم نكاح الكتابيات والمشركات وهذا احد قولي الشافعي وبه قال جماعة من اهل العلم انتهى (صفحہ ۲ ج ۱) یعنی آیت وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ جو سورہ بقرہ کی ہے یہ ناسخ ہے آیت سورہ مائدہ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ کی - اہل علم کی جماعت نے یہی کہا ہے - لیجئے مولوی صاحب! آپ جسکو منسوخ کہتے ہیں وہ درصل ناسخ ہے اور جس کو آپ نے ناسخ سمجھا ہے وہ منسوخ - یہ کیسی الٹی ہوئی؟ اور امام شافعی اور اہل علم کی ایک جماعت یہی کہہ رہی ہے - معلوم نہیں وہ آپ کا اجماع اور وہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہے -

اب سنئے اصل تحقیق :- میرے خیال ناقص میں ان دونوں آیات میں نہ تو کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ - زیادہ سے زیادہ آیت وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ کو عام مخصوص منہ البعض کہہ سکتے ہیں اور یہی صاحب تفسیر خازن بھی لکھتے ہیں :- حیث قال لم ینسخ منها شئ ولم یستثن وانما حکمها عام مخصوص

[1] سبحان اللہ - اجماع کو یہاں تک درجہ دیا گیا کہ قرآن مجید کا بھی ناسخ ہونے لگا - اجماع کا آڑ ترک قرآن و حدیث کے لئے اچھا بہانہ ہے - قائلین کو مبارک ہو (منہ)

اُنْکِحُوْ (رکوع ۱۵ جز۲) یعنے آیت وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ نہ تو منسوخ ہے اور نہ اس سے کوئی حکم مستثنےٰ ہے بلکہ یہ عام مخصوص (منہ البعض) ہے۔ بہر حال مولوی صاحب کا فتوے مذکور درست نہیں۔

اسی طرح آگے چل کر آپ نے آیت فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ کو بھی منسوخ کہدیا ہے حالانکہ یہاں اجور سے مراد مہر ہے اور بیوی کو مہر دینا کسی حالت میں منسوخ نہیں۔ کہاں تک میں خامہ فرسائی کروں۔ گزارش یہی کہ اہل علم حضرات ایسی تحریر سے جو عدم تحقیق پر مبنی ہو احتراز کیا کریں ہم کم علموں کو ایسی تحریریں پڑھکر بڑی الجھن ہوتی ہے امید ہے کہ میری یہ سمع خراشی معاف کیجائیگی والسلام۔

(خاکسار ابو اسرائیل محمد اسماعیل ساکن پریوا نرائن پور ضلع پرتابگڈھ سابق واعظ اہلحدیث کانفرنس دہلی)

## عُلمائے راسخین اور منطقیین سے چند سوال

قال الله تعالیٰ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنے خداوند عالم کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا ہے مگر موافق اُس کی قوت کے ۔ تو سوال یہ ہے کہ انسان کو خداوند کریم نے پیدا کیا اور اسکو اشرف المخلوقات بنایا اور احکام شرعی کے اوپر مکلف کیا اور طاعت اور غیر طاعت کے جزا اور سزا مقرر کردی حتے کہ مشرک کے لئے خلود نار کا وعدہ فرمایا جس سے ابدالآباد اسے مخلصی نہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے افعال کا خالق اور فعل مختار ہے تب ہی تو اُس کے افعال پر جزا اور سزا ہے اگر اپنے افعال کا خالق اور فعل مختار نہ ہوتا تو اُسپر احکام شرعی کی تکالیف نہ دیجاتیں کیونکہ درصورت عدم اختیار تکلیف مالایطاق کہا جاویگا۔ مگر دوسری آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسیکو کچھ اختیار نہیں اور بغیر حکم خداوند کریم کے ایک ذرہ نہیں ہل سکتا۔ عقائد میں بھی ایسا ہی ہے کہ بغیر ارادہ الٰہی کچھ نہیں ہو سکتا۔ از منہ ثلاثہ کا وہی متصرف اور مختار مطلق ہے جو چاہا کیا اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو چاہے گا کریگا۔ بلکہ ہدایت وضلالت کو اپنی ہی طرف نسبت کیا قولہ تعالےٰ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا۔

اب ان دونوں صورتوں میں کیا تاویل اور تطبیق ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ انسان فعل مختار کر دیا گیا ہے اس وجہ سے جزا اور سزا ہے تو اسپر بھی یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ خداوند کریم عالم الغیوب ہے اور ازل سے ابد تک کل کا عالم ہے اور اسی شان کے اوپر مقادیر خلائق پچاس ہزار برس قبل ہی سے مقرر کر دیا۔ کما رواہ مسلم عن عبد الله ابن عمرو قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم کتب الله مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بخمسین الف سنۃ قال وکان عرشہ علی الماء وہ خوب جانتا تھا کہ بنی آدم کو ہم احکام شرعی کی تکلیف دینگے اور وہ عاصی ہونگے الا شاذ کہ ہمارے حکم کے اوپر قائم رہیں گے۔ اور اسی علم یقینی کے اوپر جنت اور دوزخ کو پہلے سے تیار کر دیا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ خالق المخلوقات باوجود ایسے شفیق ہونے کے کہ ماں سے بھی بڑھکر اپنے بندوں پر شفقت کرتا ہے اور عاصی بندوں کی توبہ پر ایسا خوش ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شخص جنگل میں اپنا اونٹ معہ اسباب وسامان گم کر دے اور اس کے ملنے سے مایوس ہو کر کسی درخت کے تلے سو رہے اور جب اُس کی آنکھ کھلے تو وہ اپنا اونٹ معہ سامان پاکر خوش ہو۔

علےٰ ہذا القیاس محبت وشفقت خداوندی میں بہت احادیث ہیں بوجہ طوالت نقل نہیں کیگئیں۔ تو باوجود ایسی محبت اور شفقت کے کیوں اپنے پیارے بندوں کے اوپر یہ بوجھ رکھدیا جس کے نہ اُٹھانے کی وجہ سے ناری ہوا۔ کیا شفقت اور محبت کی یہی دلیل ہے کہ مادر مشفقہ اس بات کو بخوبی جانتی ہو اور جاننا کیا بلکہ قطعی یقین ہو کہ ہم اگر اپنے پیارے بچے کو اس دریا کے عبور کرنے کا حکم کرینگے تو وہ نہیں کریگا بلکہ غرق ہو جائیگا باوجود اس علم اور یقین کے وہ اس حکم کی تعمیل پر مجبور کرے ؎

ایدرکنی ظالم وانت نصیحی
واظلم فی الدنیا وانت نصیری
وعار علی راعی الحمی وهو قادر
اذا ضاع فی البیداء عقال بعیر۔

(ترجمہ) کیا پکڑے گا کوئی ظالم حالانکہ تو میرا خیرخواہ ہے؟ اور کیا میں ظلم کیا جاؤنگا دنیا میں حالانکہ تو میرا ناصر ہے؟ اور عار و دشوار ہے شبان پر اپنے تئیں باز رکھنا باوجود ہونے قدرت کے اُسوقت جب گم ہو وے بیابان میں عقال شتر کا۔ وقولہ تعالیٰ مَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ بموجب اس آیت کریمہ کے انسان بالغ مکلف پر اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو اس کے ہاتھوں کی کمائی ہے اور اطفال شیرخوار غیر مکلف جو انواع اقسام کے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں یہ کس کمائی کا نتیجہ ہے اور یہ تکلیف مالایطاق نہیں تو اور کیا کہا جاویگا۔

یہ سوال ہمارا علمائے معترضین سے نہیں ہے بلکہ علمائے راسخین اور منطقیین سے ہے۔ اور یہ سوال باغیانہ نہیں ہے بلکہ مثل قول حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے کہ باوجود کامل یقین اور ایمان کے واسطے اطمینان قلب کے احیاء اموات کے بارہ میں رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی کہا تھا؟

امید کہ جناب فاضل ایڈیٹر صاحب (دام فیضہ) اس کی طرف کامل توجہ فرماوینگے و نیز جملہ ناظرین اہلحدیث کو اس کی طرف توجہ دلاکر راقم کی تشفی فرماویں گے والسلام خیر ختام (راقم یکے از خریدار)

**ایڈیٹر** ۔ میری ناقص سمجھ میں جو اس کا حل ہے۔ میں تو اُس کو تفسیر ثنائی اُردو جلد اول میں زیر آیت ختم اللہ لکھ چکا ہوں۔ اور علمائے کرام سے امید ہے وہ اُس سے بھی اچھا لکھینگے ؛ انشاء اللہ۔

**نماز اربعہ** ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت قیمت ۲/ (منیجر اہلحدیث)

# فتاوے

س نمبر ۲۱۷- زید نے اپنا مکان بکر کے پاس ۵۰۰ روپے لیکر رہن بالقبض کا دستاویز اسٹامپ پر تحریر کر دیا۔ مگر عمل اس کا یوں ہوا کہ زید مذکور نے مکان رہن شدہ ڈھائی روپیہ کرایہ بکر کو دینے کا عہد کر کے علیحدہ کرایہ نامہ لکھدیا اور اسی مکان میں رہا۔ کرایہ مکان کی حیثیت سے نہ دیا گیا بلکہ روپیوں کے لحاظ سے۔ ایسے رہن کیلئے شرع میں کیا حکم ہے (عبد الستار از مکھیڑ ضلع ناندیر)

ج نمبر ۲۱۷- کرایہ دینا ہے (خواہ تھوڑا ہے) تو جائز ہے۔

س نمبر ۲۱۸- ایک شخص نے بغرض سلوائی خیاط کو کپڑا دیا۔ کہہ گیا کہ ادائگی اجرت سلوائی اس اقرار سے لیگیا کہ شیرواں لیجاتے وقت دونوں کے پیسے ادا کر دونگا جسکو دو سال کا عرصہ ہوا نہیں لیگیا شیروان مذکورہ جو امانت ہے اس کا کب تک انتظار کیا جائے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۸- ایسی صورت میں عرف عام پر حکم ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ انتظار کے بعد اس چیز کو فروخت کر کے دام وصول کرلے اور بقیہ اس کو پہنچا دے۔

س نمبر ۲۱۹- بعض حضرات بیان کرتے ہیں کشف القبور ایک علم ہے جس سے قبروں کے مردوں کے نیک و بد حالات معلوم ہوتے ہیں کیا یہ علم صحیح ہے یا نہیں (عبد الستار از مکھیڑ ضلع ناندیر)

ج نمبر ۲۱۹- کشف القبور کا ثبوت اتنا ملتا ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لیگئے تو فرمایا ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اگر حضور کا یہ علم ان مخصوصات میں سے نہیں ہے جو خاصۂ نبوت ہیں تو امت کے صلحاء کو بھی اس کا حصول ممکن ہے۔ چنانچہ بعض صوفیاء کرام نے اس کا ادعا کیا ہے۔ اور بعض نے تو اس کے حصول کے لیے قواعد اور وظائف بتلائے ہیں۔ واللہ اعلم (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۰- مذہب حنفیہ موافق شریعت کے ہے یا نہیں اور اس مذہب کے مسائل قرآن و حدیث کے مطابق ہیں یا نہ؟ (محمد عبد اللہ خریدار ع ۲۳۱۶ لال باغ دیناجپور)

ج نمبر ۲۲۰- مذہب حنفی ہو یا شافعی کوئی ہو انسانی نقصان فہم سے خالی نہیں ہر ایک میں کوئی نہ کوئی غلطی ہے۔ مگر اہلحدیث کا مذہب چونکہ کسی عالم یا مجتہد کی رائے پر مبنی نہیں بلکہ صرف آیت یا حدیث پر مبنی ہے اس لئے اس اصل مذہب میں غلطی نہیں۔ اہل مذہب میں غلطی ہو تو ممکن ہے

س نمبر ۲۲۱- تہجد کی نماز کتنی رات میں پڑھنی چاہئے۔ فجر کی اذان کے بعد پڑھی جاتی ہے یا نہیں صلوٰۃ اللیل کے کیا معنے ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۱- نصف شب کے بعد اور اذان صبح سے پہلے۔ صلوٰۃ اللیل کے معنے یہی ہیں کہ صبح سے پہلے پہلے ختم ہو جاوے۔

س نمبر ۲۲۲- لوگ عشاء کی نماز پڑھکر ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں ساتھ اس کے دعاء قنوت پڑھا کرتے ہیں۔ ایسا پڑھنا حضرت سے ثابت ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۲- وتر ایک رکعت تو ثابت ہے مگر اس میں دعاء قنوت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ لیکن دعاء قنوت کا پڑھنا جائز ہے بدعت نہیں کیونکہ صحابہ سے ثابت ہے۔

س نمبر ۲۲۳- بیت المال یعنے زکوٰۃ فطرہ صدقہ قربانی کے چمڑے کی آمدنی سے مسجد کو دینا حضرت صلعم اور صحابہ کے زمانہ میں بیت المال کون سے کام میں خرچ ہوا تھا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۳- جمہور علماء منع کرتے ہیں بعض جائز کہتے ہیں۔ خاکسار کے علم میں جائز ہے مصارف زکوٰۃ میں ایک لفظ فی سبیل اللہ آیا ہے وہ عام ہے ہر نیک کام میں خرچنے کو فی سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں۔ آں حضرت کے زمانہ میں بیت المال مسلمانوں کی ہر قسم کی ضرورت میں خرچ ہوتا تھا سب سے زیادہ جہاد اور اسباب جہاد میں صرف ہوتا تھا۔

س نمبر ۲۲۴- معراج نامی حدیث صحیح ہے یا نہیں یہ کون سی حدیث میں ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۴- یہ کوئی حدیث نہیں درمختار کے دیباچہ میں لکھی ہے جو محدثین کی روایت سے ثابت نہیں۔ صاحب سفر السعادت نے بھی اس کو بے ثبوت کہا ہے۔

س نمبر ۲۲۵- آمین بالجہر و رفعیدین و سینے پر ہاتھ باندھنا سنت موکدہ ہے یا غیر موکدہ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۵- کسی کام کو سنت موکدہ کہنا کسیکو غیر موکدہ کہنا یہ پچھلے لوگوں کا کام اور اصطلاح ہے۔ صحابہ میں یہ مروج نہ تھا۔ اسلئے اس سوال کا جواب بطریق محدثین اور سلف صالحین تو یہی ہے کہ یہ کام سنت ہیں اور بس مناظرین علماء کے طریق اس کا جواب یہ ہے کہ سنت غیر موکدہ ہیں۔ یعنے ان کے کرنے پر ثواب ملتا ہے نہ کرنے پر عذاب کا مستوجب نہیں ہوتا۔

س نمبر ۲۲۶- لڑکی کے ولی نے دولہا کے ولی کے پاس سے یا دولہا کے پاس سے کچھ روپیہ جسے بنگالہ ملک میں پون کہتے ہیں لے سکتا ہے یا نہیں۔ ایک مولوی صاحب ہیں جو جائز کہتے ہیں اور ایک مولوی صاحب اس کو حرام بولتے ہیں۔ آپکی کیا رائے ہے؟ (محمد عبید اللہ عفا اللہ تعالیٰ عنہ خریدار اہلحدیث ع ۲۳۱۶ لال باغ دیناجپور)

ج نمبر ۲۲۶- لے سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پہلے ہی لے لیا تھا۔

(تمہارا آٹھواں سوال سمجھا نہیں گیا)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

---

اطلاع- سوالات کے ساتھ غریب فنڈ کا خیال رہنا چاہئے جو صدقہ جاریہ ہے (مفتی)

# مُتفرقات

## شکریہ اہالی جبلپور

جبل پور کے مباحثہ کی کیفیت شائع کرنے اور اُس کے متعلق مسافر کی غلط بیانیوں کے جوابات دینے میں ہم اپنے ایک ضروری فرض سے غافل ہوگئے جو آج ادا کرتے ہیں۔

مسلمانان جبل پور نے جس محبت • اخلاص اور ہمدردی سے ایام مناظرہ میں انتظام اور مہمانوں کی خدمت کی ہے اُس کا نیک بدلہ تو وہ خدا ہی اُنکو بخشیگا جس کی رضا جوئی کے لئے اُنہوں نے اتنی محنت کی۔ تاہم بحکم حدیث جن جن صاحبوں نے ہماری (مہمانوں کی) خدمت اور انتظام جلسہ میں محنت کی ہے ہماری دعا ہے کہ خدا اُن کی یہہ خدمت قبول فرماکر اُن کو بہت اچھا بدلہ دے۔

سب احباب کے نام نہ ہمیں یاد ہیں نہ نام بنام ذکر کرنے کی حاجت ہے تاہم جتنے یاد ہیں وہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جناب ڈاکٹر جہانگیر خان صاحب مع برادر اور خاندان حاجی سردار خان صاحب سوداگر منڈلہ مع خاندان حاجی ذکریا خان صاحب مع خاندان مولوی فضل الدین صاحب منشی عبدالواحد صاحب مولوی یٰسین صاحب ملا اکبر علیصاحب صوفی عبدالحمید صاحب منشی مان خان صاحب منشی نظیر احسن صاحب صاحبزادہ جوان صالح سید اور رئیس سلمہ اللہ بشیر خان صاحب حافظ احمد صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب اور دیگر احباب جو اللہ تعالیٰ کے ہاں نامزد اور معلوم ہیں اور ہمیں اس وقت معلوم نہیں سب کے لئے دعا ہے جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

اسی ضمن میں اپنے محترم دوست شمس العلماء سید امین الدین صاحب جج جبل پور کا ذکر نہ کروں تو مضمون ہذا نامکمل رہجائیگا۔ آپ باوجود ایک معزز عہدہ دار ہونے اور باوجود ظاہری صفائی اور بیچ وپیچ کے اچھے خاصے صاحب بہادر دکھائی دینے کے بڑے بامذاق احباب میں سے ہیں۔ آپ تکلیف فرماکر عموماً ملنے کو تشریف لاتے تھے آپ کے صحبت میں عموماً علمی مذاق کی باتیں ہوتی تھیں خدا آپ کو خوش رکھے اور اسلاف کرام کی پیروی نصیب کرے۔

**شکریہ ثانی** حکام جبل پور خصوصاً پولیس افسر منشی منظور احمد صاحب اور دیگر اُن کے عملے کے احباب نے جس محنت سے اپنا فرض ادا کیا اور باوجود فریق آریہ کی خلاف ورزیوں کے جس قابلیت سے انتظام رکھا خاص شکریہ کے مستحق ہیں جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

**مخصوص شکریہ** جناب پادری صاحب صدر جلسہ خاص قابل ذکر ہیں جو تین روز تک برابر شریک جلسہ ہوکر صدارت کو زینت بخشتے رہے۔ اہالی جبلپور ہماری طرف سے اُن کی خدمت میں شکریہ عرض کردیں۔ Thank you very much

## ایک ضروری طبی استفسار

میری آنکھ کی روشنی ابھی سے کم ہورہی ہے۔ کوئی شخص کچھ فاصلہ پر کھڑا رہتا ہے تو فقط اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کھڑا ہے پہچان نہیں سکتا مجھے یاد ہے کہ یہ بات پیدائشی نہیں ہے۔ اس لئے ڈاکٹران واطبا و ناظرین اہلحدیث سے ملتمس ہوں کہ کوئی صاحب ایسی دوا تجویز فرماکر مشتہر فرمادیں کہ اُس کو استعمال کروں اور روشنی برابر ہو جاوے جس سے چشمہ لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ میری عمر ۳۰ برس کے قریب ہے۔ سب سے بہتر تو یہی ہے کہ دوا مع قیمت کے مشتہر فرمادیں۔ جناب حکیم ابوداؤد صاحب وحکیم نورالدین صاحب لاہوری خاص طور سے توجہ کریں فقط۔ والسلام۔

(خاکسار قمر بنارسی)

## تعبیر خواب

۲۵ اپریل کے اہلحدیث میں جس شخص کے کئی خواب درج ہوئے ہیں۔ اور اُس نے مجھ ناچیز گنہگار سے بھی تعبیر دریافت کی ہے اُس کے جواب میں معروض ہے علم تعبیر کتابی علم نہیں کہ آپ ناظر لوگوں سے یا واعظوں سے دریافت کرتے ہیں۔ ہاں حضرت حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری مدظلہ زمانہ حال میں بزرگ ہیں وہ کچھ فرمائیں تو مناسب ہے اس فن کے لئے طہارت قلبی اور مناسبت بالملائکہ اور قوت قدسی اور حدس وفراست از بس ضروری ہیں اس لئے میں تو اس میں کچھ کہوں تو چھوٹا منہ بڑی بات کی مثال صادق آوے[لہ]۔ ہاں اتنا کہتا ہوں کہ خواب دیکھنے والیکو اپنا حساب کتاب جو لوگوں سے ہو جلد صاف کرنا چاہئے اور جو معاملہ خدا کے ساتھ ہے اس میں انابت کرکے توبہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور دل میں خدا تعالیٰ کی ملاقات کا شوق زیادہ رکھنا چاہئے اور اُسکے رحم وفضل پر بھروسہ زیادہ کرنا چاہئے واللہ اعلم

(ز سیالکوٹی)

## مدرس کی ضرورت

مدرسہ جامع مسجد ریاست بہاولپور (پنجاب) کے مدرس مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب چالیس روز کی رخصت پر رمضان شریف میں جانے والے ہیں۔ صاحب موصوف کی جگہ انہی روزوں کے لئے کوئی عالم باعمل چاہئے جو قرآن شریف کا ترجمہ کما حقہ مع اسرار ونکات کے پڑھاسکے اور محض اشاعت دین کی غرض سے آسکیں تو کرایہ آمدورفت پیش کیا جاویگا۔ (خاکسار محمد امیر منتظم مدرسہ جامع مسجد بہاولپور)

(۱۶۷)

## تلاش کتاب

کستورین کو کتاب اُردو طرز تقلید امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ضرورت ہے۔ لہذا عرض ہے کہ ناظرین اخبار اہلحدیث بذریعہ اخبار اہلحدیث یا براہ راست بہ پتہ ذیل ۲۷ اگست ۱۵ء تک مطلع فرماویں۔ بقیمت خرید کرسکتا ہوں۔

(قاسم خان زمیندار مقام موضع کمال پور ڈاکخانہ بھٹیانہ ضلع میرٹھ)

**اہلحدیث کانفرنس** کے جلسہ پشاور کی روئداد شائع ہوگئی ہے ممبران اور چندہ دہندگان کو دفتر سے روانہ ہوگی۔ اور جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ دفتر امرتسر سے طلب فرماویں (مینیجر اہلحدیث)

[لہ] گویا یہاں تک سارا مضمون بے تعلق ہے (ایڈیٹر)

# انتخاب الاخبار جنگی

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۸ جون سے ۱۲ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

**اس ہفتے** بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے بحیرہ شمالی میں متعدد برطانی۔ ناروین سکنڈینوین اور اطالین تجارتی جہاز غرق کر دیئے۔ جن کے ساتھ کئی آدمی بھی غرق ہو گئے۔ ان میں چند امریکن بھی تھے۔

**روسیوں** نے بحیرہ بالٹک میں ایک جرمن تباہ کن جہاز غرق کر دیا۔

**ایک** آسٹروی آبدوز کشتی نے ایک اطالوی تارپیڈو کشتی غرق کر دی۔

**ایک** انگریزی تباہ کن جہاز لائٹنگ انگلستان کے مشرقی ساحل پر بحری سرنگ سے ٹکرا گیا اور اسے تھوڑا سا نقصان پہنچا۔

**فرانسیسیوں** نے دو تجارتی جہاز گرفتار کئے ہیں جنہیں جرمنی کیلئے روئی بار تھی۔

**انگلستان** میں پچاس ہزار مزید بحری سپاہیوں کی بھرتی منظور کی گئی ہے۔

**مانٹینگرو** کے ایک جہاز نے ایک آسٹرین تجارتی کمپنی کے دو جہاز اور ایک کشتی کو جن میں کوئلہ بھرا ہوا تھا گرفتار کر لیا۔

**ایک** جرمن آبدوز کشتی بارود کے اڑنے سے غرق ہو گئی۔

**قسطنطنیہ** کا ایک تار مظہر ہے کہ برلن کے ایک ماہر ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق سلطان المعظم پر سنگ مثانہ کی وجہ سے کامیاب عمل جراحی کیا گیا۔

**گیلیشیا** میں روسی ابھی تک عام طور پر پسپا ہو رہے ہیں۔

**آسٹروی** رپورٹ مظہر ہے کہ آسٹری جرمن سپاہ نے روسی علاقہ میں داخل ہو کر مقام ٹومیزو پر قبضہ کر لیا ہے۔

**علاقہ پولینڈ** میں وارسا کے شمال میں مقام پرزاسنیز پر بھی لڑائی ہو رہی ہے۔

**مانٹی نگرو** کی فوج نے البانیا کے مقامات سقوطری اور الیسیو پر قبضہ کر لیا ہے۔

**اطالوی** اطلاعیں مظہر ہیں کہ خرابی موسم کی وجہ سے جنگی کارروائیوں میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

**آسٹریا** اطالوی سرحد پر بہت سی فوجیں لے آیا ہے۔ اور یہاں بھی جنگ کی ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے جو فرانس کی خندقوں کے مشابہ ہے۔

**مغربی** میدان جنگ میں فرانسیسی سپاہ نے ایرس، میزرل، وادی ارگون وغیرہ پر مسلسل جرمن حملوں کو پسپا کر کے ترقی کی۔

**مغربی** میدان جنگ میں کنیڈین افواج نے جو بہادری دکھلائی ہے اُس کی نامہ نگاران اخبار بڑی تعریف کر رہے ہیں۔

**زار روس** نے ایک نہایت پُرجوش اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اہل ملک اپنی تمام طاقت فوج کے لئے کافی سامان بہم پہنچانے میں صرف کرینگے۔

**روسی** وزیر جنگ نے استعفا دیدیا ہے اور اُس کی جگہ نیا وزیر جنگ مقرر ہوا ہے۔

**روس** میں بھی انگلستان کی طرح سامان جنگ تیار کرنے کے لئے ایک محکمہ قائم کیا گیا ہے۔

**اٹلی** کے اخبار لکھتے ہیں کہ اطالوی سفیر قسطنطنیہ سے واپس بلا لیا گیا ہے اور ترکی سفیر متعینہ روما کو پروانہ راہداری مل گیا ہے۔ یعنی ٹرکی سے بھی اعلان جنگ۔

**فرانسیسی** اور انگریزی ہوا بازوں نے کئی جگہ جرمن مقامات پر بم گرائے۔

**ایک** انگریزی ہوا باز ہوائی جہاز کے خراب ہو جانے کے سبب ہلاک ہو گیا۔

**امریکن** سفیر متعینہ قسطنطنیہ اطلاع دیتا ہے کہ ترک انگریزی قیدیوں سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں۔

**نیویارک** کا تار مظہر ہے کہ امریکن گورنمنٹ اب جرمنی کے محکمہ بحری کو ہر مسافری جہاز کی روانگی اور اُس کے حلقہ جنگ میں پہنچنے کے وقت سے بدیں غرض مطلع کر دیتی ہے کہ امریکن جہازوں پر حملے نہ کئے جائیں۔

**جرمنی** کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ برنڈن برگ (جرمنی) کے فوجی کمانڈر نے سوتی مال تیار کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

**جرمنی** میں تین اخبار اس لئے بند کر دیئے گئے کہ انہوں نے صلح کی تجویز کا مضمون لکھا تھا۔

**اخبار** مارننگ پوسٹ لنڈن نے روسی سپہ سالار افواج کو روسیوں کی شجاعانہ پسپائی پر مبارکباد کا تار دیا۔

**انگلستان** میں اعلان کیا گیا ہے کہ بشرط ضرورت گورنمنٹ خوراک کا سامان اور کوئلہ روک رکھنے کے لئے سخت تدابیر پر عمل پیرا ہونے سے دریغ نہ کریگی۔

**سر جیمس** مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبہ اودھ کے فرزند جو میدان جنگ میں زخمی ہو گئے تھے اب اُنکی حالت اچھی ہے۔

**میدان جنگ** میں بھیجنے کے لئے ہندوستان میں بھی ایک کارخانہ گولہ بارود کھولا جانیوالا ہے۔

**کلکتہ** کے انگریزی اخبار لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں انگلستان کی ساختہ اشیاء کو رواج دینے کیلئے ایک محکمہ بنایا جائے۔

**انگلستان** میں جو جرمن قیدی ہیں اُن سے فصل کاٹنے کا کام لیا جائیگا۔

**جھانسی** میں دو سپاہیوں نے دیوانہ ہو کر ایک میجر اور ایک کپتان کو ہلاک کر ڈالا۔

برہما کی جنگی پولیس کے کئی دستے پہلے ہی میدان جنگ میں ہیں۔ اب دو دستے اور روانہ کئے گئے ہیں۔

**سوہدرہ** میں بھی انجمن اہل حدیث قائم ہو گئی ہے۔

**لارڈ کچنر** ۹ جولائی کو گلڈہال میں تقریر کرینگے جس میں مزید رنگروٹ بھرتی کرنیکی تحریک کیجائیگی۔

## مکرر اطلاع ۵۲/۱

دہلی۔ بمبئی۔ لاہور۔ میرٹھ۔ وغیرہ کے مطبوعہ قرآن مجید معرّا اور مترجم۔ حمایل شریف معرّا اور مترجم ہر قسم کے علاوہ۔ تفاسیر۔ احادیث فقہ۔ تواریخ۔ طب۔ قانون۔ مناظرہ۔ حکایات افسانے۔ ناول۔ ناٹک۔ عملیات۔ دیوان کلیات۔ سلسلہ تعلیم سعدیہ۔ علوم کی اردو۔ عربی فارسی کتب کے علاوہ پنجابی کے قریباً تمام قصہ جات ہماری معرفت آپکو دوسروں کی نسبت عمدہ اور بکفایت ملیں گے۔ پس جس کتاب کی آپکو ضرورت ہو۔ ذیل کے پتہ سے طلب فرما دیں علاوہ ازیں اگر آپکو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو۔ جو امرتسر سے ملسکتی ہو۔ تو خریدکر بھیج دی جاویگی۔ اور کمیشن بالکل معمولی لیا جاویگا پتہ اور نام صاف اور خوشخط لکھنا چاہیئے۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجیں۔ المشتہر

منشی مولا بخش ملک کشتہ بازار جیمل سنگھ امرتسر

## مومیائی ۵۲/۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

**قیمت**

فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ پختہ سے ... محصول
غیر ممالک سے محصول علاوہ

مومیائی منگوانے کا پتہ } پروپرائٹر دی میڈیسن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر

## شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے تجربات پر

حبوب دافع جریان و کثرت جنابت

ان حبوب کے استعمال سے لا علاج کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دل، اور دیگر کمزوریوں کیلئے بہایت مفید گولیاں عہ

دوائے عماد کی اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ عہ

حبوب تو اسیر ہر قسم

بادی۔ بیرانی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں عہ

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

## اشتہار کتب

آج کل ہمارے ہاں مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں۔ اور آخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کے ساتھ بھیجی جاویں گی۔

| نام کتاب | زبان | اصلی قیمت | رعایتی قیمت |
| --- | --- | --- | --- |
| قیام اللیل تعلیم رمضان لمحمد بن نصیر مروزی | عربی | ۱۲ | ۱۰ |
| ہدیۃ الاخوان بہ بیان ادعیہ | ترجمہ اردو | عہ | - |
| ریو ہا فی القرآن | | | |
| حزب اعظم نصف تقطیع | | ۵ | |
| ۲۲/۲۹ بابواب | | | |
| تیسیر القاری شرح بخاری مع ضخیم | فارسی | ۸ | |
| شرح بخاری جلد ششم | فارسی | | |
| سوانح عمری غزنویہ | | | |
| قصیدہ محمدیہ در اشعار مع ترجمہ اردو | | عہ | |
| شرح خمسین لابن رجب حنبلی | عربی | ۸ | |
| تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب بریلوی | اردو | ۳ | |
| سوانح احمدی محمد جعفر تھانیسری | | ۸ | عہ |

عبد الغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

## اسرار قرآنیہ ۱/۴۴

و

## برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے۔ علاوہ بعض جانوروں سے اور دوستوں سے طلب اور [illegible] سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ [illegible] طفلوں کے لئے بہت کارآمد کتاب ہے ۱۰/

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

## حاجیوں کو اطلاع

امسال جو لوگ حج کو جانا چاہتے ہوں وہ مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی کے سفر نامہ حج کو منگوا کر مطالعہ کریں۔ یہ سفر نامہ انکو ایک رہبر کامل کا کام دے گا۔ انشاء اللہ اس سفر نامہ کی قیمت ۸/ ہے۔ لیکن حاجیوں کو صرف ایک ۲/ کا محصول ٹکٹ بھیجنے پر مفت دیدیا جاویگا۔

منگوانے کا پتہ

منیجر سعید المطابع پریس دارانگر بنارس شہر

## ہول دل و بصارت آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے ۱/

سرمہ مسطگی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے ہاں البتہ اسکو اجزا اسکے ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دیکھی صحت پا چکے ہیں اب انکو رفاہ عام کیلئے اس کا اشتہار دیا ضرور ہوا۔ اسکو کیا کہ استعمال سے درد کی تکلیف اوسی وقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد بالکل دور ہو جاتا ہے یہ مسطگی کا منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا اور پیپ پڑ جانا گندگی دہن کو دور کر دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید اور مجرب ہے ترکیب استعمال ہمراہ دوا کے روانہ کیجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ تین شیشی ۱/ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا۔ ہر قسم کی دوائیں مجرب مرکب اور مفرد مسکتی ہیں۔ المشتہر

خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری ضلع پٹنہ

## ناظرین اہلحدیث کیلئے خاص رعایت ۱/۲

یکم رمضان المبارک سے ۔ جنکو بھی خواہش ہوگی اسے کتاب تحفۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین جسکا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے نصف قیمت ۴/ میں روانہ کیجائیگی اور اسکو ہمراہ فضائل محمدیہ بھی نصف قیمت ۲/ کو دیجائیگی مسلمان یہ موقعہ غنیمت جانکر جلد منگائیں اور اپنے نبی کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل ملاحظہ فرمائیں فرمائش میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی محلہ گڑھیا بانس بریلی

اہلحدیث مشتہرہ خریدار نمبر ۳۸۴۱ کو جناب ابن محمد الجعفری الزینبی صاحب محلہ قضیانہ ۔ شہر ضلع جونپور

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر سنگھ پال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا